روزنامہ نوائے وقت ملتان (6) 19 جنوری 2002ء

خواتین کونسلرز ⊙ اضطراب، مایوسی اور غیر ضروری دباؤ کا شکار ہیں

تحریر: محمد عبدالصبور

۱۴ اگست ۲۰۰۱ء کو حلف اٹھانے سے لے کر جنوری ۲۰۰۲ء تک خواتین کونسلرز کو بہت سے چیلنجز اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس تاریخی مقام پر جہاں خواتین کو پاکستان کی سیاست میں پہلی بار شرکت اور نئی روایات اور تاریخ مرتب کرنے کا موقع مل رہا ہے وہیں اس وقت خواتین کی شرکت کے حوالے سے جن چیلنجز کا سامنا بھی ہے اگر ان چیلنجز اور خواتین کو درپیش مشکلات اور ان کے احساس محرومی کو دور نہ کیا گیا تو شاید یہ عمل خواتین کی مزید سیاسی عمل میں شراکت کے لئے حوصلہ شکنی کا باعث بنے گا۔

راقم کو حالیہ دنوں میں ضلع ملتان، ملتان سٹی تحصیل اور ۸ مختلف یونین کونسل کی کل ۴۹ خواتین ممبرز کے ساتھ Consultation کا موقع ملا ان ۴۹ میں سے ۳۰ خواتین کا تعلق یونین کونسل ۶ کا تحصیل اور ۱۳ کا ضلع سے تھا۔ جہاں ان تمام خواتین نے اس نظام میں خواتین کی بھرپور نمائندگی کے فیصلے کو بے حد سراہا وہیں انہوں نے پیش آنے والے مسائل، دشواریوں اور شکوں کے حوالے سے خاصی تنقید کی۔ ان خواتین کا نقطہ نظر یہ تھا کہ اگر ہم لوگ ناکام ہو گئے تو پاکستان میں خواتین جمہوری اور سیاسی عمل سے مایوس ہو جائیں گی۔ خواتین نے جن مسائل اور مشکلات [illegible]

[illegible] سیاسی [illegible] ایشوز، مسائل اور سیاسی عمل کے بارے میں تربیت یافتہ نہیں ہیں نہ ہی وہ حیثیت کونسلرز کام کرنے کے طریقہ کار، محکمہ جات کی ورکنگ سرکاری کام کے طریقہ کار اور خواتین کونسلرز کو اپنے فرائض، ذمہ داریاں اور مخصوص اختیارات کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں خواتین نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دی جانے والی تربیت اس حوالے سے ناکافی تھی کیونکہ اس میں آرڈیننس کے بارے میں معلومات دی گئی تھیں اس طرح بعض تربیت دینے والوں کی قابلیت بھی سطحی تھی۔ ایک اور مسئلہ درپیش ہے کہ نہ تو کونسلرز کو اعزازیہ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی آمد و رفت کیلئے الاؤنس۔ خصوصاً خواتین کونسلرز کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے چونکہ انہیں اپنے لئے الگ سے سواری کا بندوبست کرنا پڑتا ہے جو گھریلو بجٹ پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے خاندان والے ہماری کونسلرشپ کو بوجھ سمجھتے ہیں دوسری جانب ضلعی اور تحصیل ناظمین کے لئے حکومت اعزازیے کا اعلان کر رہی ہے جو ہمارے ساتھ استحصالی رویہ ہے۔ ایک اور مسئلہ خواتین کونسلرز کو یہ پیش ہے وہ اپنے حلقے اور اپنے علاقے کے مسائل حل نہ کروا سکنے کا احساس ہے۔ خواتین میں یہ بڑا احساس پایا جاتا ہے کہ وہ بے اختیار ہیں۔ خصوصاً [illegible] ان سے مشاورت نہیں کی۔ اسی طرح خواتین ممبرز کے لئے (سوائے ضلع کی سطح کے) کہیں پر بھی مخصوص فنڈز مختص نہیں کئے گئے اگر کئے بھی گئے ہیں تو بے حد کم۔ اس طرح ضلع اور تحصیل کی ممبرز کا حلقہ انتخاب چونکہ بہت بڑا ہے اس وجہ سے وہ مقامی طور پر انفراسٹرکچر کی تعمیر میں حصہ نہیں ڈال پاتیں اور ترقیاتی کام سر انجام نہیں دے پاتیں۔ ایک طرف تو پورا حلقہ توقع کرتا ہے کہ کام ہو جائے دوسری طرف بڑے حلقے کی وجہ سے سروس ڈیلیور نہیں کر پاتیں خواتین کے مخصوص اختیارات اور فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک وہ لوگوں کے بنیادی کام نہیں کر سکیں اس وجہ سے ووٹر اور عام پبلک ان سے خوش نہیں ہے۔

اسی طرح تینوں سطحوں کی خواتین نے میٹنگز کے انعقاد کے بارے میں بھی اپنے تحفظات کا اظہار کیا ان میں یہ احساس بھی شدت سے پایا جاتا ہے کہ ان کی متعلقہ کونسلوں میں نہ تو انہیں بولنے کا بھرپور موقع دیا جاتا ہے بلکہ ان کی بات مرد ٹوک دیتے ہیں اور ان کی طرف سے اٹھائی گئی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا۔ گو عددی طور پر تو ۳۳ فیصد نمائندگی ہے لیکن اجلاسوں میں بحث و مباحثے میں بہت کم نمائندگی دی جاتی ہے اسی طرح عموماً ناظمین نے مختلف کمیٹیوں اور جہیز اور زکوٰۃ کمیٹیوں میں خواتین کو نمائندگی نہیں دی۔ ایک اور شکایت [illegible] وقت میٹنگ [illegible] میٹنگ کے [illegible] کرتے ہیں اس میں خواتین کی طرف سے اٹھائی گئی بات اور ناظم کے خلاف بات شامل نہیں کی جاتی۔ ایک اور مسئلہ خواتین کو عام مردوں کے رویے سے یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کونسلرز اچھے کردار کی حامل نہیں ہوتیں اسی طرح اگر ہم مرد ساتھی کونسلر اور ووٹر سے بات کریں تو لوگ باتیں بناتے ہیں۔

مندرجہ بالا مسائل کے حوالے سے خواتین نے چند تجاویز بھی دیں۔

خواتین کونسلرز کے لئے حکومت این جی اوز کی جانب سے بھرپور تربیت کا بندوبست ہونا چاہئے انہیں ضلعی محکموں کے کام کے طریقہ کار، ڈھانچے، پبلک فنڈز کے استعمال کے منصوبہ بندی، ڈونرز مینجمنٹ، اجتماعی کاموں کے لئے لوگوں کو متحرک کرنے اور خواتین کے اختیارات، فرائض اور ذمہ داریوں کی تربیت دی جائے۔ خواتین کونسلرز کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں اور ان کے لئے مخصوص فنڈز مختص کئے جائیں۔ اسی طرح ناظمین پر یہ پابندی لگائی جائے کہ وہ خواتین کی منظوری کے بغیر فنڈز استعمال نہ کر سکیں۔ مرد اور خواتین کونسلرز کی اختیارات اور ذمہ داریوں کو واضح کیا جائے۔ خواتین کے لئے مناسب اعزازیہ اور الاؤنس رکھے جائیں اور حکومت خواتین کونسلرز کو گھر سے کونسل تک ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرے۔ خواتین کونسلرز کے کاموں اور [illegible] کے بارے میں حکومت اور غیر سرکاری تنظیمیں، میڈیا ورکشاپس اور فورمز کے ذریعے معاشرے کو آگاہی دے۔ حکومت خواتین کی نمائندگی کے حوالے سے اپنی پالیسی کو جاری رکھتے ہوئے صوبائی اور قومی اسمبلی میں خواتین کے لئے ۳۳ فیصد نشستیں مختص کرے [illegible] کرنے کے لئے حکومت سیاسی جماعتوں کو پابند کرے کہ وہ اپنی جماعتوں میں بھی ۳۳ فیصد عہدے خواتین کو دے۔ رجسٹر کارروائی پر تمام ممبران کے دستخط

(باقی صفحہ 6 پر)

بقیہ | خواتین کونسلر

کروائے جائیں اور سیکرٹری آزادانہ کارروائی لکھے۔ ناظمین خواتین کونسلرز سے بات چیت کے لئے الگ سے وقت مختص کریں۔ خواتین نے جن مشکلات اور مسائل کی نشاندہی کی ہے ان کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت ہماری نئی سیاسی قیادت کا ایک اہم حصہ خواتین جو کہ ۳۳ فیصد ہیں اس وقت شدید اضطراب، مایوسی اور مردوں کی طرف سے غیر ضروری دباؤ عدم تعاون اور معاشرے کے رسم و رواج کی وجہ سے شدید مشکلات کا شکار ہیں اور اگر مشکلات اور مایوسی کو دور نہ کیا گیا اور حکومت نے ان کو ختم کرنے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام نہ کیا تو پاکستان میں شروع کیا گیا ایک تاریخی اور انقلابی عمل نہ صرف رک جائے گا بلکہ اس کی وجہ سے نئے آنے والے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو گی جس کی وجہ خواتین آنے والی سیاست میں بھی متحرک کردار ادا نہ کر سکیں گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اس مسئلے کی نزاکت کو جانتے ہوئے عملی اقدامات اٹھائے۔